افسانہ : غلطی

مصنفہ :وجیہہ تبسم

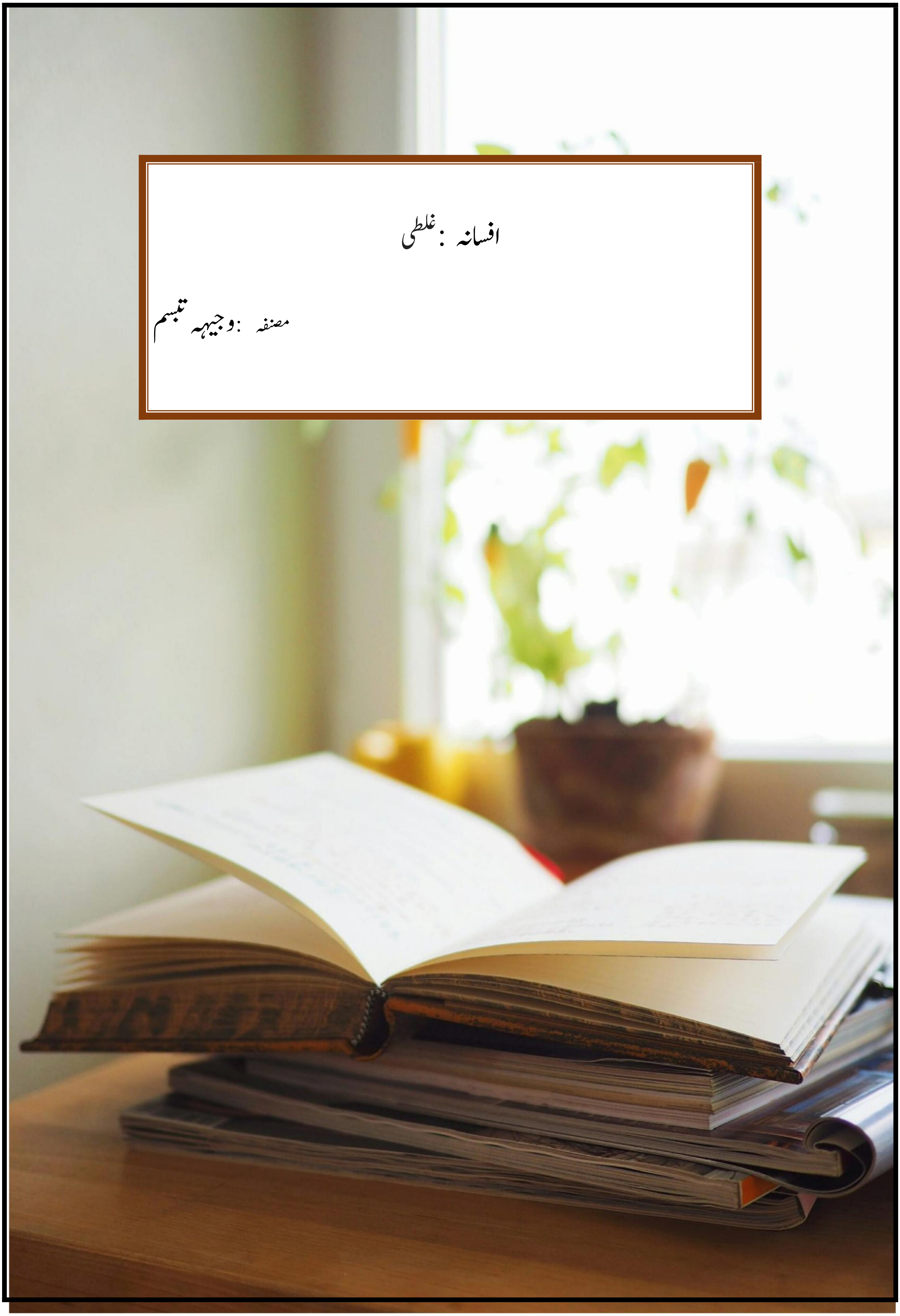

اردو ناولز بلاگز

اردو ناولز بلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردو ناولز بلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے
آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے۔
براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر
اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے۔
اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔:

ویب سائٹ: urdunovels.blog
ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com
انسٹاگرام: @urdu_novels.blog
فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے!

urdunovelsblog

غلطی

مصنفہ: وجیہہ تبسم

اندھیری رات میں وہ لحاف چہرے تک اوڑھے چت لیٹی تھی۔ سارے میں ہو کا عالم تھا۔ وہ سانسوں کی رفتار کو حتی الامکان قابو میں رکھے ہوئے تھی۔ ہلکی سی آہٹ پر بھی اس کے کان کھڑے ہو جاتے۔

لحاف کے اندر سکرین کی ہلکی سی روشنی سے اس کا چہرہ واضح ہو رہا تھا۔ کشادہ پیشانی کی حامل کتابی چہرے والی وہ لڑکی بڑی بڑی کالی ساحر آنکھوں کی مالک تھی۔ جن میں رات کے اس پہر کتنی ہی امیدوں کے دیپ جل رہے تھے۔

وہ ایسے شخص سے گفتگو میں محو تھی جو اسے دنیا جہان سے زیادہ عزیز تھا۔ جبھی تو وہ متوسط گھرانے کی لڑکی خوف کے زیرِ اثر ہوتے ہوئے بھی وعدوں اور دعووں کے سمندروں میں غوطہ زن تھی۔ اس پل میں اسے فکر تھی تو یہ کہ اس کے سانول، اس کے دلبر کا بگڑا ہوا موڈ درست ہو جائے۔ سو وہ دنیا جہان سے بے خبر اسے ہنسانے کے جتن کر رہی تھی۔

جبھی ہلکی سی آہٹ پہ اس نے سکرین کے کونے پر دیکھا تو تہجّد کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ اس نے جلدی جلدی " میں چلتی ہوں لگتا ہے امی تہجد کے لیے اٹھ گئیں " ٹائپ کر کے سینڈ کا بٹن دباتے فون بند کر کے تکیے تلے رکھا اور آنکھیں موند لیں۔ جیسے وہ گہری نیند سو رہی ہو۔ سرکتے پلوں نے جلد ہی اسے نیند کے سپرد کر دیا۔

urdunovelsblog

یہی اس کا روز کا معمول تھا۔ رات دیر سے سونا، صبح دیر سے اٹھنا۔ ہر وقت سیل فون پہ مصروف رہنا۔ ناقضا ہوتی ہوئی فجر اسے نادم کرتی اور نا ہی نمازوں کی سستی پشیمان کرتی۔ وہ قرآن سے اور اسے نازل کرنے والے رحمان سے لمحہ بالمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ مگر اسے اس بات کا کوئی ملال نہیں تھا۔ کہتے ہیں نا بے خبری انسان کو کتے کی موت مار دیا کرتی ہے مگر اصل بات تو یہ ہے کہ خبر ہوتے ہوئے اندھا دھند بھروسہ انسان کو نہایت دردناک موت کے گھاٹ اتار دیا کرتا ہے۔

ΔΔΔΔΔ

مسکان کے گھر میں بہت چہل پہل تھی۔ کئی ماہ بعد اس کا بھائی دوسرے شہر سے واپس آ رہا تھا۔ وہ بھائی جس نے اسے بڑے نازوں سے پالا تھا۔ اس کی ہر ہر خواہش پوری کرنے والا، بے حد مان دینے والا، بہت محبت کرنے والا بھائی۔

وہ صبح سے تیاریوں میں مگن تھی۔ آج کل اس نے کسی مطالبے پر عاقب سے بات کرنا چھوڑ رکھا تھا۔ اسے مان تھا وہ اسے منا لے گا۔ اس لیے وہ بے فکر ہو کر گھر کے کاموں میں دل و جان سے مگن تھی۔ اپنے عزیز بھائی کے لیے اس کی پسند کے پکوان بنانے میں لگی تھی۔

urdunovelsblog

شام تک ارسل آ گیا۔ کھانا کھایا گیا اور نہایت خوشگوار ماحول میں تحائف تقسیم ہوئے۔ سوتے سوتے کافی وقت ہو گیا۔ مسکان نے حسبِ عادت موبائل اٹھایا۔ عاقب کے دو نئے میسجز اس کے منتظر تھے۔ وہ زیرِ لب مسکرائی تھی۔ سکرین چھوتے ہی عاقب کے نام کا چوکٹھا دِکھا ہوا تھا۔

" توتم نہیں مانو گی؟؟" ۔۔۔۔" تمہیں معلوم ہے نا مجھے انکار پسند نہیں" ۔۔۔۔۔اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ عاقب کی چیٹ بند کرتی، اسے نیا میسج ملا تھا۔۔۔۔۔" ہر چیز کی زمہ دار تم خود ہو" ۔۔۔۔یہ میسج بھیجتے ہی وہ آف لائن ہو گیا تھا۔ مسکان نے ہونہہ کرتے فون رکھ دیا۔ کروٹ بدلی، یہ توطے تھا نیند کی دیوی اس پر مشکل سے ہی مہربان ہو گی لیکن اس نے پھر بھی زبردستی آنکھیں موندلیں۔

دو تین روز گزر گئے۔ اس نے عاقب کے آن لائن ہونے کا انتظار کیا تھا۔ بارہا اس کے لیے میسجز چھوڑے تھے۔ اسے نہیں آنا تھا سو نہیں آیا۔

ΔΔΔΔΔ

آج صبح سے ہی موسم عجیب سا ہو رہا تھا۔ ماحول میں گھٹن سی تھی۔ وہ مگن سی گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔ جب دروازے پر دستک ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک جاتی، اس کے ابا ایک پارسل ہاتھ میں لیے چلتے آرہے تھے۔ وہ دور سے بھی دیکھ سکتی تھی اس پارسل پر عاقب کی لکھائی میں اس کے بھائی کا نام لکھا تھا۔ چند لمحے کے لیے اس کا دل کانپ کر رہ گیا۔ ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔

وہ خود کو مضبوط کرتے اپنے کمرے میں آئی۔" تم نے کیا بھیجا ہے" لکھ کر عاقب کو سینڈ کیا۔ وہ فوراً آن لائن ہوا تھا۔ شانِ بے نیازی سے بولا۔۔۔۔۔" خود ہی دیکھ لینا میری جان" ۔۔۔۔بدلے میں مسکان نے ایک لمبا سا میسج لکھ کر اسے بھیجا۔ جِسے پڑھنے کے بعد عاقب آف لائن ہو گیا۔ وہ سرہاتھوں میں گرا کر رونے لگی۔

urdunovelsblog

کچھ گھنٹے بعد ارسل کے باہر سے آتے ہی ابا نے اسے پارسل تھما دیا۔ جسے لیتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ کچھ وقت بعد ارسل کمرے سے باہر نکلا تھا۔ مسکان کے پاس آیا، اس سے اکھڑے اکھڑے لہجے میں چند باتیں کیں اور کہنے لگا۔۔۔" آج شام میں تیار رہنا، تمہارے فیورٹ ریسٹورنٹ چلیں گے" ۔۔۔اس کے کمرے کو طائرانہ نگاہوں سے تکتا باہر چلا گیا۔

وہ ریسٹورنٹ سے آنے کے بعد اپنے اور بھائی کے لیے چائے بنا رہی تھی۔ ارسل کی طبیعت خراب تھی، وہ اسے سرخ آنکھوں سے تک رہا تھا۔ مسکان کی ٹانگیں بے جان ہونے لگیں۔ مگر وہ چپ چاپ مصروف رہی۔ چائے کپوں میں نکالنے لگی تو ارسل اٹھ کر اس تک آیا۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود کپ میں چائے انڈیلنے لگا۔

کپ اس کے سامنے رکھتے پینے کا اشارہ کیا۔ اور آہستہ آواز میں بولنے لگا۔۔۔۔۔" پتا ہے مسکان۔۔۔؟؟ جب تم پیدا ہوئی تھی، ہم سب بہت خوش تھے۔ امی نے پورے محلے میں تمہاری خوشی کی مٹھائی بانٹی تھی۔ پہلے ابو اور پھر میں، ہم دونوں تمہاری ہر خواہش ضد بننے سے پہلے پوری کرتے رہے ہیں۔ امی نے تمہیں شہزادیوں کی طرح سنبھال کر رکھا ہوا ہے"

ضبط سے اس کی آواز گیلی ہو رہی تھی۔ اس نے بات جاری رکھی۔۔۔۔" سب نے تمہیں ہتھیلی کا چھالہ بنائے رکھا۔ کیا اس لیے کہ تم ایسا کر سکو؟ تمہاری ہر بات مانی گئی مگر تم نے کسی کو اعتماد میں لینا یا کسی سے شئیر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور تو اور تم نے اپنی ہی عقل کا استعمال نہیں کیا"

وہ بات جاری رکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔" تمہیں سوچنا چاہیے تھا۔ تم نے مجھے مایوس کیا ہے اور اب جو ہو گا اس کے لیے مجھے بہت افسوس ہے" ۔۔۔۔۔اس کا ماتھا چومتا ہوا وہ پلٹ گیا۔ وہ بے دم سی اپنے کمرے میں آئی تھی۔ نیند اس سے کوسوں دور تھی۔ مگر بوجھل ہوتی ہوئی آنکھیں کچھ اور کہہ رہی تھیں۔اسے جھٹکے لگنے لگے تھے۔ گویا شریانیں پھٹ رہی ہوں۔ بند ہوتی آنکھوں میں ایک ہی منظر تھا۔

"اس کا ماتھا چومتے بھائی کی آنکھوں میں آتے ہوئے آنسو"

ΔΔΔΔΔ

مسکان کی موت کو کئی سال گزر چکے تھے۔ عاقب کو روز اس کا خیال ستاتا تھا مگر وہ تانیہ کے ساتھ اپنی زندگی میں خوش اور مگن تھا۔ بس کبھی کبھی خوشی کے لمحوں میں اسے مسکان کا آخری میسج یاد آتا تو وہ شدید بے چین ہو جاتا تھا۔اسے آج بھی وہ میسج حرف حرف یاد تھا۔

urdunovelsblog

" عاقب ! میں تمہیں ایک دعا دے رہی ہوں، خدا کرے تمہیں عشق ہو جائے۔ ایسا عشق جس کے بغیر تم رہ نا سکو۔ جو تم سے کھو جائے تو تم پاگل ہو کر مرنے کو ترسنے لگو۔۔۔۔۔ایک بد دعا بھی دوں گی کہ تم اپنے عشق کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ کر جان دیتے ہوئے دیکھو" ۔۔۔۔" بس مجھے تم سے یہی کہنا تھا"

اس کے امتحان کا پہلا حصہ پورا ہو چکا تھا۔اسے عشق ہوا تھا اور عشق بھی بلا کا۔ کہ اگر تانیہ اس سے دن میں کئی بار مخاطب نا ہوتی تو اسے اشتعال اور بے بسی کے دورے پڑنے لگتے۔اسے مسکان سوتے جاگتے یاد آتی تھی۔ وہ اس کی بچگانہ باتوں کو بری طرح یاد کرتا تھا۔روتا تھا مگر تانیہ کا خیال اسے پھر سے مضبوط کر دیتا تھا۔وہ امتحان کے دوسرے حصے کی تکمیل سے ڈرنے لگا۔

اسے یاد آتا کیسے اس نے مسکان کی تصویروں کو مہارت سے فوٹوشاپ کیا تھا۔ایسے کہ وہ خود بھی پہچان نا پاتا۔الگ الگ تصویروں کے پرنٹس نکالے تھے۔اسے یاد آتا تھا کیسے اس نے مسکان کی عام سی باتوں کے پرنٹس نکالے تھے۔اسے یاد آتا تھا کیسے اس نے مسکان کی آڈیوز کی ٹیپ بنائی تھی اور یہ سب پیک کر کے ارسل کو فرضی پتے سے بھجوا دیا تھا۔

اس کے بعد سے مسکان کی کوئی خبر اسے نہیں مل سکی۔کافی مہینے بعد اس نے کسی طرح پتا چلا لیا تھا کہ وہ مر چکی ہے۔اس خبر کے ساتھ ہی اس کا بوجھ بھی بڑھ گیا تھا۔اور ان ہی دنوں اسے تانیہ ملی تھی۔اس نے اسے سنبھال لیا تھا۔ مگر وہ کہتے ہیں نا۔۔۔اپنے ہاتھوں کا بویا ہوا ہر صورت میں کاٹنا ہی پڑتا ہے۔

اور پھر اس نے تانیہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتے ہوئے دیکھا۔وہ اسے بچا نہیں پایا تھا۔نا وہ اسے بچا پایا اور نا ہی اس کی موت کا دردناک منظر بھلا سکا۔مسکان اور تانیہ دونوں محبوب عورتوں کی موت نے اسے پاگل بنا دیا۔وہ سب چھوڑ چھاڑ کر گلیوں میں نکل گیا۔

urdunovelsblog

پراگندہ حال، الجھے ہوئے بال، یہاں تک کہ وہ اپنی غلطیوں کی سزا پاتے پاتے کہیں کھو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے کبھی کسی نے اس پاگل دیوانے کو نہیں دیکھا جو ہر وقت مسکان اور تانیہ پکار کر رویا کرتا تھا۔ نا وہ کسی کو ملا اور نا ہی کبھی ملے گا۔

مگر یہ طے تھا کہ چاہے مسکان تھی، تانیہ تھی، عاقب تھا یا ارسل۔۔۔۔۔ان سب نے سفر کاٹا تھا ایسا سفر جس کی کوئی منزل نا تھی۔ ایسا سفر جو آبلہ پا کر دیا کرتا ہے۔ ایسا سفر جس کے بعد کچھ نہیں رہا کرتا۔

ΔΔΔΔΔ

یہ سراسر ایک تخلیقی داستان ہے۔ لکھنے کا مقصد وہ بھروسہ اور یقین ہے جو آج کل ہم لڑکیاں کسی لڑکے پہ کرتی ہیں۔ دل ڈرتا تو ہے مگر آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ پھر کچھ دکھائی دیتا ہے اور نا ہی سنائی۔

Wajeeha Tabassam wajee

urdunovelsblog